ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

مرتب

مولانا سعد کامران

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان و انوارِ ختمِ نبوّت ٹرسٹ پاکستان

سبق نمبر 2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.

ترجمہ: "محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں ،اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔"

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

"آیت کا شان نزول"

عرب معاشرے میں یہ قبیح رسم موجود تھی کہ وہ لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس لے پالک کو تمام احوال و احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت، حلت و حرمت، رشتہ ناطہ وغیرہ تمام احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔

جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے حقیقی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اسی طرح وہ لے پالک بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قبیح رسم کا خاتمہ فرمایا۔

حضرت زید بن حارثؓ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔ اور صحابہ کرامؓ نے بھی ان کو زید بن حارث کی بجائے زید بن محمد کہنا شروع کر دیا تھا۔

حضرت زید بن حارثؓ کی اپنی بیوی حضرت زینبؓ سے ناچاقی ہوگئی اور انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیں۔ تاکہ اس قبیح رسم کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے۔

جب حضور ﷺ نے حضرت زینبؓ سے نکاح فرمالیا تو مشرکین نے اعتراض شروع کردیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ چنانچہ جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اس ایک فقرے میں ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ دی گئی ہے جو مخالفین نبی ﷺ کے اس نکاح پر کررہے تھے۔

ان کا اولین اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کی اپنی شریعت میں بھی بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے ۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ محمدؐ ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا ؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد ﷺ کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔

ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا، اگر منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرلینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہوسکتا تھا، آخر اس کا کرنا کیا ضروری تھا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا مگر وہ اللہ کے رسول ہیں، یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمھاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کررکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصبات کا خاتمہ کردیں اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔

پھر مزید تاکید کے لیے فرمایا اور وہ خاتم النبیین ہیں، یعنی ان کے بعد کوئی نیا رسول تو درکنار کوئی نیا نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ

ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کر دے، لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔

اس کے بعد مزید زور دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ اس وقت محمد ﷺ کے ہاتھوں اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔

وہ جانتا ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے لہٰذا اگر اپنے آخری نبی کے ذریعہ سے اس نے اس رسم کا خاتمہ اب نہ کرایا تو پھر کوئی دوسری ہستی دنیا میں ایسی نہ ہو گی جس کے توڑنے سے یہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے۔ بعد کے مصلحین اگر اسے توڑیں گے بھی تو ان میں سے کسی کا فعل بھی اپنے پیچھے ایسا دائمی اور عالمگیر اقتدار نہ رکھے گا کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں لوگ اس کا اتباع کرنے لگیں، اور ان میں سے کسی کی شخصیت بھی اپنے اندر اس تقدس کی حامل نہ ہو گی کہ کسی فعل کا محض اس کی سنت ہونا ہی لوگوں کے دلوں سے کراہیت کے ہر تصور کا قلع قمع کر دے۔

”آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن“

قرآن پاک میں 7 جگہ پر ختم کے مادے سے الفاظ آئے ہیں:

1. خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ: ”اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔“

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 7)

2. قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۔

ترجمہ:”(اے پیغمبر! ان سے) کہو: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تمھاری سننے کی طاقت اور تمھاری آنکھیں تم سے چھین لے اور تمھارے دلوں پر مہر لگادے، تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں لاکر دیدے؟ دیکھو ہم کیسے کیسے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔“

(سورۃ الانعام آیت نمبر 46)

3. اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۔

ترجمہ:” پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی نفسانی خواہش کو بنالیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟۔“

(سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 23)

4. اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔

ترجمہ:” آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔“ (سورۃ یٰس آیت نمبر 65)

5. اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ يَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔

ترجمہ:" بھلا کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ کلام خود گھڑ کر جھوٹ موٹ اللہ کے ذمے لگادیا ہے؟ حالانکہ اگر اللہ چاہے تو تمھارے دل پر مہر لگادے، اور اللہ تو باطل کو مٹاتا ہے، اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے، یقیناوہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے۔"

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر24)

6. يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُوْمٍ۔

ترجمہ:"انہیں ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔"

(سورۃ المطففین آیت نمبر25)

7. خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

ترجمہ:"اس کی مہر بھی مشک ہی مشک ہوگی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے۔"

(سورۃ المطففین آیت نمبر26)

ان سات جگہوں پر "ختم" کے معنی میں قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ اندر والی چیز باہر نہ جاسکے اور باہر والی اندر نہ جاسکے۔

مثلاً "ختم اللہ علی قلوبھم" اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ اب ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوسکتا اور کفران کے دل سے باہر نہیں جاسکتا۔

اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ دائرہ نبوت میں جتنے نبی آنے تھے وہ آچکے۔ اب دائرہ نبوت میں نیا نبی نہیں آسکتا۔ اسی طرح دائرہ نبوت سے کوئی نبی باہر نہیں جاسکتا۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوچکی ہے۔ اب تاقیامت نیا نبی نہیں آسکتا۔

”تفسیر "خاتم النبیین" بالحدیث“

حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”میرے بعد میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(ترمذی حدیث نمبر 2219 باب ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون)

اس کے علاوہ ایک اور روایت میں فرمایا۔

"عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”بیشک رسالت اور نبوت (مجھ پر) منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے۔“

(ترمذی حدیث نمبر 2272 باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات)

ان روایات سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے خود ہی خاتم النبیین کی تشریح فرمادی کہ میرے اوپر رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نیا رسول آئے گا۔ یعنی نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔

”خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرامؓ سے“

تفسیر در منثور میں امام سیوطیؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا:

"مَثَلِي وَ مَثَلُ النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّها إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً، فَجِئْتُ اَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَة."

”حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ میں آیا تو اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“

(در منثور (عربی) جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب طبع مصر 2003ء)

(در منثور (اردو) جلد 5 صفحہ 577 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب طبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز 2006ء)

تفسیر در منثور میں امام سیوطیؒ نے حضرت جابرؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا:

"قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمثل رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَكَانَ مَنْ دَخَلَها فَنَظَرَ اِلَيْها قَالَ : مَا اَحسَنَها إِلَّا مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِیَ الاَنْبِيَاءُ"

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے آدمی جیسی ہے۔ جو گھر بنائے جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے۔ اور اسے اچھا بنائے۔ مگر

ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ جو بھی اس گھر میں داخل ہو اسے دیکھے تو کہے کہ کتنا اچھا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ، میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ مجھ پر انبیاء کو ختم کیا گیا۔"

(در منثور (عربی) جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب طبع مصر 2003ء)

(در منثور (اردو) جلد 5 صفحہ 577 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب طبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز 2006ء)

صحابہ کرامؓ کی خاتم النبیین کی تفسیر سے بھی پتہ چلا کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔ اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

"خاتم النبیین اور اصحاب لغت"

آیئے اب لغت سے خاتم النبیین کا معنی متعیّن کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی کی لغات القرآن کی کتاب مفردات القرآن کی تعریف امام سیوطیؒ نے کی ہے۔ اور امام سیوطیؒ قادیانیوں کے نزدیک مجدد بھی ہیں۔ لہذا یہ کتاب قادیانیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں:

"وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھا بِمَجِیْئِہٖ"

"آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرما دیا۔"

(مفردات راغب صفحہ 275 بحث در لفظ ختم)

لسان العرب عربی لغت کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ یہ کتاب عرب و عجم میں مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس میں خاتم النبیین کے بارے میں یوں لکھا گیا ہے۔

"خَاتِمَھُمْ وَ خَاتَمَھُمْ آخِرُھُمْ عَنِ الْلِحْیَانِی وَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "

"خاتم القوم زیر کے ساتھ اور خاتم القوم زبر کے ساتھ ، اس کے معنی آخرالقوم ہیں ۔ اور انہیں معانی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنی آخری نبی ہیں ۔"

(لسان العرب جلد12 صفحہ164)

یہ تو صرف لغت کی 2 کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ لغت کی تقریبا تمام کتابوں میں خاتم النبیین کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے ۔

لیجئے لغت سے بھی خاتم النبیین کا یہی مطلب ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوگئی ہے اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا ۔

"خاتم النبیین پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات"

قادیانی اعتراض نمبر 1:

"کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ لفظ " خاتم "کی اضافت "جمع "کی طرف ہو اور وہاں اس کا معنی " آخری "آیا ہو، یہ چیلنج سو سال سے دیا جارہا ہے لیکن کوئی اس کو توڑ نہیں سکا۔"

قادیانی اعتراض کا جواب:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خاتم الخلفاء یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے ۔"

(چشمہ معرفت صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

یہاں " خاتم "کی اضافت "جمع "کی طرف ہے اور مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ کیا ہے "آخری خلیفہ" واضح رہے یہ کتاب مرزا صاحب کی زندگی کی آخری کتابوں میں سے ہے ۔

قادیانی اعتراض نمبر 2:

"ہم نے مرزا صاحب کی تحریروں سے نہیں پوچھا، ہم نے لغت کی کتابوں اور عرب محاورات سے پوچھا ہے اس لئے ہمارے سامنے مرزا صاحب کی تحریریں نہ پیش کریں۔"

قادیانی اعتراض کا جواب:

آپ کی تسلی کے لئے لغت سے بھی ثابت کر دیتے ہیں، غور سے پڑھیے گا۔

1۔ "تاج العروس" میں ہے:

"وَالْخَاتَمُ آخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتِمِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَىْ آخِرُهُمْ"

"خاتم کا مطلب ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی (یعنی جب خاتم القوم بولا جائے) اور اسی سے اللہ کا یہ فرمان ہے کہ وخاتم النبیین جسکا مطلب ہے آخری نبی۔"

(تاج العروس جلد 32 صفحہ 45)

2۔ "لسان العرب" میں ہے:

"وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتَمُهُمْ وَخَاتِمُهُمْ آخِرُهُمْ"

"جب خِتَامُ الْقَوْمِ یا خَاتَمُ الْقَوْمِ یا خَاتِمُ الْقَوْمِ بولا جائے تو اسکا معنی ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی۔" (لسان العرب جلد 12 صفحہ 162)

پھر آگے لکھا ہے "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَىْ آخِرُهُمْ" خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی۔

3۔ "کلیات ابی البقاء" میں ہے:

"وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ لِاَنَّ الْخَاتَمَ آخِرُ الْقَوْمِ"

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا، کیونکہ خاتم کسی بھی قوم کے آخری فرد کو کہتے ہیں۔"

(کلیات ابی البقاء صفحہ 431)

قادیانی اعتراض نمبر3:

"ہم نے پوچھا تھا کوئی ایسا حوالہ دکھاؤ جہاں "خاتم" کی اضافت "جمع" کی طرف ہو، تم نے "خاتم القوم" دکھایا، یہ "قوم" تو واحد ہے جمع نہیں، اسکی جمع تو "اقوام" آتی ہے۔"

قادیانی اعتراض کا جواب:

"قوم" واحد نہیں بلکہ "اسم جمع" ہے، قوم ایک آدمی کو نہیں کہتے بلکہ بہت سے افراد کے مجموعے کو قوم کہتے ہیں، اس لئے قران کریم اور جہاں بھی "قوم" کا لفظ آیا ہے وہاں اسکے بعد اسکے لئے جمع کی ضمیریں اور جمع کے صیغے ہی لائیں گئے ہیں، تاج العروس میں جہاں "خاتم القوم" لکھا ہے اسکے بعد لکھا ہے "آخرھم" یعنی انکا آخری، یہاں "ھم" کی ضمیر "قوم" کی طرف لوٹائی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ "قوم" جمع ہے، آئیے اب قران کریم سے کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

آیت نمبر1:

حضرت نوحؑ کے بارے میں آیا ہے:

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ۔"

ترجمہ: "ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس آپ نے ان سے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

(سورۃ الاعراف 59)

اس جگہ نوحؑ فرماتے ہیں "یٰقَوۡمِ" اے قوم اور آگے انھیں جمع کے صیغے سے خطاب کرتے ہیں، "اعۡبُدُوا"، "مَا لَکُمۡ" اور "عَلَیۡکُمۡ" کے ساتھ، ثابت ہوا قوم جمع ہے۔

آیت نمبر 2:

ایک جگہ ارشاد ہے:

"وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمۡ ؕ"

ترجمہ: "نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر وہی زبان بولنے والا جو اسکی قوم کی ہو تاکہ وہ ان کے لئے (اللہ کی بات) کھول کر بیان کر سکے۔"

(سورۃ ابراہیم 4)

یہاں قوم کا ذکر کر کے " لِیُبَیِّنَ لَهُمۡ " میں " هُمۡ "کی ضمیر جمع لائی گئی جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوم جمع ہے۔

آیت نمبر 3:

ایک اور جگہ نوحؑ کا ذکر ہے:

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ فَلَبِثَ فِیۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا "

ترجمہ: "پس ہم نے بھیجا نوحؑ کو انکی قوم کی طرف پس وہ رہے ان میں پچاس کم ہزار سال۔"

(سورۃ العنکبوت 14)

یہاں بھی " قَوۡم " کا ذکر کر کے فرمایا" فِیۡهِمۡ " اور یہ " هُمۡ "کی ضمیر جمع کی ہے جو قوم کی طرف لوٹائی گئی۔

قران کریم ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے، قوم کا لفظ جہاں بھی آیا ہے اسکی طرف لوٹائی جانے والی ضمیر اور صیغے جمع ہی آئے ہیں اس لئے اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اسم جمع ہے جو ایسے گروہ کے لئے بولا جاتا ہے جس کے بہت سے افراد ہوں، اور "اقوام" اسکی جمع الجمع ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 4:

”عرب محاورے میں جہاں بھی " خاتم " کی اضافت " جمع " کی طرف آئی ہے وہاں اسکا معنی آخری ہو ہی نہیں سکتا بہت سے لوگوں کو خاتم المحدثین ، خاتم الفقہاء یا خاتم المفسرین کا خطاب دیا گیا ہے، کیا انکے بعد محدثین، فقہاء، مفسرین آنا بند ہو گئے تھے ؟؟“

قادیانی اعتراض کا جواب:

اگر کسی انسان نے کسی انسان کے بارے میں یہ لفظ بولا ہے تو چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اس لئے یہی دلیل ہے کہ وہ صرف اپنے زمانے کے بارے میں بات کر رہا ہے ورنہ اسے معلوم ہی نہیں کہ بعد میں اس سے بڑا محدث، فقیہ، یا مفسر بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

نیز یہاں تو سب سے زیادہ " افضل " والا معنی بھی نہیں ہو سکتا اور نہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب اس محدث یا فقیہ یا مفسر کی مہر سے ظلی بروزی مفسر یا محدث بنے گے ، اب مرزائی معترض ہی بتائے کہ جہاں کسی انسان نے کسی دوسرے انسان کے بارے میں " خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین " لکھا ہے تو اس کے وہ کیا معنی کرتے ہیں ؟ سب آخری مفسر، سب سے افضل مفسر، یا ایسا مفسر جس کی مہر سے محدث یا مفسر بنے گے ؟؟؟

آپ اپنے معنی بیان کرو تاکہ بات اس پر آگے چلے ، ہمارے نزدیک تو صرف یہ تمام مبالغہ کے لئے ہے اور کچھ نہیں ، اور کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ آج کے بعد کوئی مفسر یا کوئی محدث ایسا پیدا ہو ہی نہیں سکتا جو اسکے زمانے کے محدثین یا مفسرین سے بڑا ہو، لیکن اللہ عالم الغیوب ہے جب کسی کے بارے میں فرمائے " خاتم النبیین " تو وہاں خاتم کا معنی حقیقی لینے میں کوئی خرابی نہیں کیوں کا اللہ کو علم ہے اب قیامت تک کوئی نبی نہیں پیدا ہونے والا۔

قادیانی اعتراض نمبر5 :

جب قادیانیوں کو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے خاتم الاولاد کا مطلب آخری اولاد لیا ہے تو ان کی من گھڑت دلیل یہ ہوتی ہے کہ وہ لفظ خاتِم ہے خاتَم نہیں ہے۔

(یاد رہے کہ مرزا صاحب نے جہاں بھی خاتم لکھا وہاں اس کی کوئی وضاحت نہیں کی)

قادیانی اعتراض کا جواب:

خاتَم اور خاتِم کا معنیٰ:

پہلی بات تو یہ ہے کہ خاتَم اور خاتِم کا یہ من گھڑت فرق جو مرزائی کرتے ہیں کیا لغت عرب میں اس کا وجود ہے؟؟؟

دو تین کتابوں کے حوالے پیش خدمت ہیں ورنہ پچاسوں کتابیں ہیں جو اس معنیٰ کی تائید میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

1. صاحبِ لسانُ العرب علامہ ابن منظور جو ساتویں صدی میں کے بہترین عالم گزرے ہیں۔
انہوں نے اپنی کتاب میں یہ تشریح کی ہے:
"والخَتُمُ، الخَاتِم، الخَاتَمُ، والخَيْتَامُ كُلَّها بعنى واحدٍ و معناها أخيرها"
اور ان تمام کا معنیٰ ایک ہی ہے اور وہ کیا کسی چیز کا اخیر۔ ختم کرنے والا۔۔
کہتے ہیں " خِتامُ الوداى ،خاتَم الوادى ،خاتِم الوادى، أخير الوادى "
"وادی کا اخری کنارہ۔ جہاں وادی ختم ہو جاتی ہے ان الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔"
اور مزید لکھتے ہیں:
" خِتَامُ القوم خاتِمَهُمْ و القوم وخَاتَمُهم أَخِرُهُمْ -

ختمام القوم خاتِم القوم خاتَم القوم سب کاایک معنیٰ اخر القوم ۔۔

(لسانُ العرب جلد 12صفحہ 164)

2. "وَالْخَاتَمْ وَالْخَاتِمْ:مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَعْنَاهُ: آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ :وَقَالَ اللّٰهُ تعالىٰ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ"

"(تاکے زیر سے)خاتِم اور(تاکے زبر سے)خاتَم دونوں کامعنی آخرالانبیاء ہے اوراللہ تعالی نےفرمایاخاتَم النبین۔"

(تہذیب اللغہ جلد 7صفحہ316)(لسانُ العرب جلد 12صفحہ164)

معلوم ہواخاتَم ہویاخاتِم دونوں کامعنی ایک ہی ہے۔کسی چیز کاکنارہ،کسی چیزکی انتہا،جہاں پر کوئی چیزختم ہوجاتی ہے اس کوخاتَم بھی کہتے ہیں خاتِم بھی کہتے ہیں،ختام،اورختم بھی کہتے ہیں یہ تمام کے تمام الفاظ ہم معنی ہیں مترادف ہیں۔۔۔

یہ معنی آج کے علماء نے نہیں لکھاکہ مرزاصاحب کے تعصب میں مولویوں نے کتابوں میں لکھ دیاہوبلکہ یہ معنی ان علماء کرام نے لکھاجومرزاصاحب کے آنے سے ہزاروں برس پہلے گزرچکے ہیں اورجن کی کتابیں لغت عرب میں سندکی حثییت رکھتی ہیں۔جن کی زبان میں قرآن نازل ہواان علماء کرام کی تحقیق ہے کہ خاتَم ہویاخاتِم معنی ایک ہی ہے آخرالشئ اورپھراس کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں جس طرح اللہ تعالی فرماتاہے"خاتم النبین""آخرالنبین"سب نبیوں کے آخرمیں آنےوالا۔

اس تحقیق کے بعدیہ بات واضح ہوچکی ہے کہ خاتَم کے معنی آخری ہی ہیں اس کے بعد یہ محض دھوکہ فریب اور دجل وتلبیس ہے اگر یہ کہاجائے کہ خاتَم کے معنی اور خاتِم کے معنی اورہیں۔

ہمارے نزدیک علماء حق اور ائمہ لغت کی تحقیق کے مطابق لفظ خاتَم ہویاخاتِم اللہ کے محبوب ﷺ کے بعداب اورکوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

”خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت“

معزز قارئین ہم نے آیت خاتم النبیین پر علمی ، تحقیقی گفتگو سے ثابت کیا کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہوچکی ہے اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

اب ہم قادیانی جماعت کے اس آیت کے ترجمے اور مفہوم کا جائزہ لیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ قادیانیوں کا ترجمہ کیوں غلط ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

” خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبی بنیں گے “

(حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100)

قادیانیوں کے خاتم النبیین کے کئے گئے ترجمے کے غلط ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

وجہ نمبر 1

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”مجھے نبوت تو ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 67 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

ایک طرف تو قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت حضور ﷺ کی اتباع سے ملتی ہے جبکہ یہاں تو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کی کون سی بات درست ہے۔

وجہ نمبر2

مرزاصاحب نے خود خاتم النبیین کا ایک جگہ ترجمہ لکھا ہے:

"ختم کرنے والا ہے سب نبیوں کا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو مرزاصاحب نے یہ ترجمہ کیوں لکھا؟؟

وجہ نمبر3

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"میرے پیدا ہونے کے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی۔
گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

(تریاق القلوب صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا بھی یہی مطلب ہونا چاہیے کہ مرزاصاحب کی مہر سے مرزاصاحب کے والدین کے گھر میں اولاد پیدا ہوگی۔ کیا قادیانی یہ معنی خاتم الاولاد کا کریں گے؟

یقیناً یہ ترجمہ نہیں کریں گے تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا کیا گیا ترجمہ سرے سے ہی باطل ہے۔

وجہ نمبر4

ایک طرف قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مہر سے ایک سے زائد نبی بنیں گے۔ جبکہ دوسرا دوسری طرف مرزاصاحب اور قادیانی جماعت کا موقف ہے کہ صرف مرزاصاحب کو ہی حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبوت ملی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

مرزاصاحب کے بعد خلافت ہے نبوت نہیں۔ تو اس طرح حضور ﷺ خاتم النبی ہوئے، خاتم النبیین نہ ہوئے۔اس لئے خود یہ ترجمہ قادیانیوں کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

وجہ نمبر 5

اگر خاتم النبیین کا یہ مطلب لیا جائے کہ حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت ملے گی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک انبیاء کے خاتم نہیں بلکہ اپنے سے بعد آنے والے نبیوں کے خاتم ہیں۔اور یہ بات قرآن و حدیث کی منشاء کے خلاف ہے۔

وجہ نمبر 6

یہ معنی محاورات عرب کے بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ پھر خاتم القوم اور خاتم المھاجرین کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور اس کی مہر سے مھاجر بنتے ہیں۔اور یہ ترجمہ خود قادیانیوں کے نزدیک بھی باطل ہے۔

قادیانیوں کو چیلنج:

اگر کوئی قادیانی قرآن پاک کی کسی ایک آیت سے یا کسی ایک حدیث سے یا کسی صحابی یا تابعی کے قول سے خاتم النبیین کا یہ معنی دکھادے کہ حضور ﷺ کی مہر سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں تو اس قادیانی کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔لیکن:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں